سوال

(589)خودکشی کرنے والا جہنم میں جائے گا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو مسلمان خودکشی کرلے کیا وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا؟ جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"

«من تردي من جبل فقتل نفسه فهو في نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا ومن تحسى سما فقتل نفسه فسمه في يده يتحساه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا ومن قتل نفسه بحديدة ثم انقطع على شئى خالدا يقول كانت حديدته في يده يجابها في بطنه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها» (نسائی شریف)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

خودکشی واقعی بہت بڑا جرم "خلود فی النار" کا موجب ہے مگر یہ کہ اللہ کو کوئی نیکی پسند آجائے تو ممکن ہے نجات کا ذریعہ بن جائے جس طرح کہ ایک مہاجر کے بارے میں صحیح مسلم وغیرہ میں موجود ہے کہ اس نے تکلیف کی وجہ سے انگلیاں جوڑوں سے کاٹ دیں خون بہہ نکلا اس سے موت واقع ہوگئی بعد میں ایک دوست سے بحالت خواب ملاقات ہوئی دریافت کیا کیا حال ہے؟ کہا میری ہجرت کی وجہ سے اللہ نے مجھے معاف کر دیا ہے کہا ہاتھ کیوں ڈھانپ رکھا ہے؟ کہا رب نے فرمایا اس فعل کا ارتکاب چونکہ تو نے کیا ہے۔ لہذا اسے خود ہی درست کرو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس بات کا علم ہوا تو فرمایا :

«اللهم وليديه فاغفر»

"اے اللہ اس کے ہاتھوں کو بھی معاف فرمادے۔"

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ خودکشی کرنے والے کے لیے بخشش کی دعا ہو سکتی ہے۔

دوسرا قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ۔

إِنَّ اللَّهَ لا يَغفِرُ أَن يُشرَكَ بِهِ وَيَغفِرُ ما دونَ ذٰلِكَ لِمَن يَشاءُ... ١١٦ ... سورة النساء

"اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کے چاہے معاف کردے۔"

اس آیت کریمہ سے معلوم ہواکہ شرک کے علاوہ جملہ گناہوں سے درگزر ممکن ہے اس کے عموم میں خودکشی بھی شامل ہے اور جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے جو سائل نے ذکر کی ہے اس کی تاویل طول مکث (زیادہ مدت رہنے) سے ممکن ہے جس طرح کہ قرآن مجید کی ایک آیت۔

وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا ... سورة النساء ٩٣

"اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا۔

کی تاویل و تفسیر طول مکث یعنی عرصہ دراز سے کی گئی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص864

محدث فتویٰ